266624 ـ محنت نہ کرنے والے طلبہ پر استاد کی جانب سے جرمانہ عائد کرنے کا حکم

سوال

اس بات کا کیا حکم ہے کہ استاد ایسے طلبہ پر مالی جرمانہ عائد کرے جو ہوم ورک نہ کریں اور پھر ان سے یہ جرمانہ وصول کر کے ایسے طلبہ میں تقسیم کر دے جنہوں نے ہوم ورک کیا تھا؟ اور ایک استاد اس رقم کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

محنت نہ کرنے والے طلبہ پر مالی جرمانہ کرنا جائز نہیں ہے، چاہے جرمانے کی مد میں حاصل ہونے والی رقم کو صدقہ کر دے یا محنتی طلبہ میں تقسیم کرے؛ کیونکہ مالی جرمانہ عائد کرنا شرعی حکمران کا حق ہے، یا پھر وہ لوگ مالی جرمانہ عائد کر سکتے ہیں جو حکمران کے نمائندے ہیں یا قاضی ہیں یا گورنر ہیں۔ اگرچہ اس بات میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے کہ مالی جرمانے کی صورت میں سزا دی بھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

بنیادی اور اصولی طور پر مسلمان کا مال دوسروں پر حرام ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (تمہارا خون، مال و دولت اور عزت آپس میں تمہارے لیے اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارا آج کا دن ، اس ماہ میں اور اس شہر میں حرمت والا ہے، یہ یہاں موجود افراد یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں) بخاری: (67)، مسلم: (1679)

دائمی فتوی کمیٹی سے بھی یہ سوال پوچھا گیا کہ: کچھ قبائل کے لوگوں نے آپس میں اتفاق کر لیا ہے کہ جو فلاں فلاں کام کرے گا اس پر اتنا جرمانہ ہو گا، تو اس کا کیا حکم ہے؟

کمیٹی نے جواب دیا:
"ایسے کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ مالی تعزیری سزا ہے اور یہ ایسے افراد کی طرف سے لگائی گئی ہے جنہیں شرعی طور پر مالی سزا دینے کا حق ہی نہیں ہے، بلکہ مالی سزا دینا قاضی کا کام ہے، اس لیے مجوزہ جرمانوں کو فی الفور ترک کرنا واجب ہے۔" ختم شد
"فتاوی اللجنة الدائمة" (19/ 252)

واللہ اعلم.